روزے کی اصل نیت ہی میں شک ہو، تو کیا حکم ہے؟

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-12236

تاریخ اجراء: 14 ذو القعدۃ الحرام 1443ھ /14 جون 2022ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہندہ کو رات میں پیٹ میں شدید درد ہوا تو اس نے سحری میں اس طرح روزے کی نیت کی کہ اگر دن میں میرے پیٹ میں درد ہوا تو میرا روزہ نہیں، ورنہ میرا روزہ ہے۔ اب ہوا یوں کہ فجر کی نماز کے بعد پھر اس کے پیٹ میں شدید درد ہوا جس کی وجہ سے مجبوراً اسے شربت پینا پڑا۔

آپ سے معلوم یہ کرنا ہے کہ اس صورت میں کیا ہندہ پر اس روزے کی قضا کے ساتھ ساتھ کفارہ بھی لازم ہو گا؟؟ رہنمائی فرمادیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

فقہائے کرام کی تصریحات کے مطابق اگر اصلِ نیت ہی میں شک ہو تو اس صورت میں وہ شخص روزہ شروع کرنے والا نہیں کہلائے گا، لہٰذا **پوچھی گئی صورت میں ہندہ کا وہ روزہ شروع ہی نہیں ہوا کہ جس کی قضاء یا کفارہ اس پر لازم ہو۔**

البتہ صورتِ مسئولہ میں اگر وہ فرض روزہ تھا تو ہندہ پر اس روزے کی قضا لازم ہے اور اگر نفل روزہ تھا تو ہندہ پر شرعاً کچھ بھی لازم نہیں۔

روزے کی اصل نیت میں شک ہونے کے متعلق محیط البرہانی میں مذکور ہے: ”فان کان التردید فی اصل النیۃ بان نوی ان کان غدا من رمضان فھو صائم عن رمضان، وان کان من شعبان فھو غیر صائم اصلا، فانہ لا یصیر صائما بھذہ النیۃ اصلا، وان کان غدا من رمضان۔ فھو نظیر ما لو نوی ان یفطر غدا متی دعی الی دعوۃ ویصوم ان لم یدع، فانہ لا یصیر صائما بھذہ النیۃ اصلا وان لم یدع۔“ یعنی اگر تردد اصل نیت میں ہو، یعنی وہ یوں نیت کرے اگر کل رمضان ہوا تو وہ رمضان کا روزہ دار ہے، اگر شعبان ہوا تو وہ روزہ دار نہیں۔ اگرچہ کل رمضان ہو جائے تو اس نیت سے اصلا روزہ دار نہیں کہلائے گا۔ اس کی نظیر یہ مسئلہ ہے کہ اس نے یوں

نیت کی کہ اگر اسے کل دعوت پر بلایا گیا تو اس کا روزہ نہیں، اگر دعوت پر نہ بلایا گیا تو روزہ دار ہے، تو اس نیت سے بھی وہ روزہ دار نہیں ہو گا اگرچہ کل دعوت پر نہ جائے۔(المحیط البرھانی، کتاب الصوم، ج03، ص364، مطبوعہ بیروت)

فتاوی عالمگیری میں ہے:”وان نوی ان یفطر غداً ان دعی الی دعوۃ وان لم یدع یصوم لا یصیر صائماً بھذہ النیۃ“یعنی اگر کسی شخص نے یوں نیت کی کہ اگر کل دعوت ہوئی تو اس کا روزہ نہیں، اور اگر دعوت نہ ہوئی تو وہ روزے سے ہے تو اس صورت میں وہ اس نیت کے سبب روزے دار نہیں کہلائے گا۔(فتاوی عالمگیری، کتاب الصوم، ج 01، ص195، مطبوعہ پشاور)

بہارِ شریعت میں ہے:”یوں نیّت کی کہ کل کہیں دعوت ہوئی تو روزہ نہیں اور نہ ہوئی تو روزہ ہے یہ نیّت صحیح نہیں، بہر حال وہ روزہ دار نہیں۔“(بہار شریعت، ج01، ص968، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftAhlesunnat
Dar-ul-Ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net